شہداء کی پکار

مصنف

حفظہ اللہ

محمد عباس شیخ

القرآن۔

:ترجمہ

(یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور
میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی
کے لیے ہے

یہ کتاب لکھنے کا مقصد ان جوانان اسلام کے جزبات جو
اس دنیا کو اللہ کی رضا کے لے خیر باد کہہ گے اور اللہ کے
راستے میں تن من اور مال لٹا کر شہید ہو گے۔ ان جوانوں تک
پہنچانے کا ہے جو اس کار عزیمت میں شریک ہونے
کے منتظر ہیں ان سب کا ایمان یہی تھا کہ اللہ کے راستے
میں عملاً جہاد کر کے دعوت دینگے اسلیے یہ کام میرے
ذمہ لگا کر گئے۔ وقت اور فیلڈ کی دشواریوں کے سبب اس
کتاب میں کوتاہیاں رہ گی ہو گی اس کے لے معزرت خواہ
ہوں۔ اللہ ہمیں راہ ہدایت پر قائم و دائم رکھے۔

جہاد کشمیر

جہاد کشمیر روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور حقیقت کی طرح اپنے
مرحلوں سے گزر رہا ہے اور کشمیر اور پاکستان کے نوجوان اپنے خون سے
اس گلستان کی سیرابی کر رہے
ہیں۔ یہ اللہ کی اپنی رحمت ہے جو ہم مسلمانوں پر تب تک سائے فگن
رہے گی جب تک کہ ہم اس کی اہمیت سمجھتے رہیں گے اور اس کا
حق ادا کرتے رہیں گے۔ پچھلے تیس
سالوں سے مقبوضہ کشمیر میں یہ عمل جو کہ اسلام کا سب سے
بہترین عمل ہے چلا آرہا ہے اور مسلمان اس کو نبھا رہے ہیں۔ جبکہ
ہر مرحلوں سے آگے چلتے جا رہے ہیں۔ ہم
مسلمانوں کو اس عظیم کام کی توفیق اللہ عزوجل اپنی رحمت ہی
سے دیتے ہیں۔ اس عظیم عمل میں جانے والے انسان کو ہمیشہ
اللہ کی نصرت اور فتح کی ضرورت ہوتی
ہے اور اس کو کیسے حاصل کیا جاتا ہے وہ ایک مجاہد کو یاد ہونا

ضروری ہے۔ کشمیر کے جہاد میں جانے والے مجاہد اکثر نو عمر اور جوان ہوتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اس کار عظیم میں جانے سے پہلے وہ ان تمام اوصاف کو اپنے اندر لائے جن سے اس کو فتح و نصرت مل سکتی ہے۔ وہ اوصاف کچھ

یوں ہے۔

1۔ اسلامی تعلیمات

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت پر پورا در ہونا چاہیے

3۔ جہاد کی حقیقت

4۔ کشمیر کے جہاد کی شرعی حیثیت

5۔ جہاد کے راستے کی مشکلات اور ان کا اجر

6. جسمانی تندرستی اور چشتی و فرتی۔

یہ کتاب لکھنے کا مقصد صرف اپنے مجاہد بھائیوں کو جو کہ جہاد میں اپنا حصہ ڈالنے کی نیت رکھتے ہے ان کو اس بات کا بخوبی علم ہونا چاہئے کہ جو کچھ اس جہاد کے راستے میں پیش آنے والا ہے اس کے لیے اس کے پاس اس کا زادراہ ہونا ضروری ہے۔ چونکہ ہم دنیا کے سب سے مشکل ترین جہاد کا فریضہ انجام دینے جا رہے ہیں اس کے لیے تیاریاں بھی بہت زبردست ہونی چاہیے اور بذات خود

جہاد فی سبیل اللہ ایک ایسا فریضہ ہے جس کے انعامات کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن اس میں خیانت یا کوئی بھی بے وقوفی ایک مسلمان یا مومن کے لئے اس کی دنیا و آخرت تباہ کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے آج کا دور ہماری تحریک اسلامی کے لئے اس لیے بھی کٹھن ہے ایک طرف ہم ایک بہت بڑے دشمن سے نبر آزما ہوتے رہیں ہیں جس کی فوجی تعداد کشمیر میں 9 لاکھ سے زائد ہے اور اس کے علاوہ آج کے دور میں عبد اللہ بن ابی کی بھی کوئی کمی نہیں اس لئے ہمیں گھر سے نکلنے کے وقت ان منافقین اور دشمنان اسلام پر پوری نظر ہونی چاہیے جن سے مقابلا ہے۔ تاکہ فیلڈ میں اکر ہمیں اسلام کے منافی کوئی کام سرزد نہ ہو۔ فیلڈ کی دشواریاں انسان کو وہ چیزیں حاصل کرنے سے روکتی ہے جو ایک مجاہد فیلڈ میں آنے سے پہلے کر سکتا ہے جیسے کہ اسلامی تعلیمات جسمانی فرتی پر کام وغیرہ۔

اسلامی تعلیمات

یہ مضمون ایک مجاہد کے لئے لیے اتنا ضروری ہے کہ اس کے بغیر کوئی مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا اسلامی تعلیم کے حصول کے بعد ہی پرہیزگاری اور تقوی گزاری آتی ہے خلیفۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا

اپنے مجاہدین کے کمانڈروں سے یہی خطاب ارتداد کے فتنے کے
وقت پایا گیا ہے۔

1. اللہ کا تقوی لازم پکڑیں اور خلوت و جلوت میں اللہ کا خوف رکھے۔ صحیح سیاست کے لئے یہی درست و مناسب ہے کیونکہ اگر قائد اللہ کا تقوٰی اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے شامل حال ہوتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے

القرآن - سورۃ نمبر 16 النحل
آیت نمبر 128

ترجمہ:

کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں خدا ان کا مددگار ہے۔ محنت و کوشش اور اخلاص یہ فتح مندوں اور فائزین کے 2 اوصاف ہے۔ ارشاد الٰہی ہیں۔

القرآن - سورۃ نمبر 29 العنکبوت
آیت نمبر 69

ترجمہ:

اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے۔ اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے

القرآن - سورۃ نمبر 16 النحل

آیت نمبر128

:ترجمہ

اُور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔ اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے

اس بات کی مکمل احتیاط کی جائے کہ کوئی اجنبی ان کے درمیان .3 شامل نہ ہونے پائیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن کا جاسوس ہو۔ یہ فرمان دیکھ اور پڑھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جیسے جہاد کشمیر میں شریک ہونے والوں سے یہ باتیں فرما رہے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے فرمان کو زیر غور لانا اس لیے ضروری ہے کیونکہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ مسلمان کی نصرت و فتح راہ خدا میں جان کھپانے کے

ساتھ ساتھ تقوٰی اور نیکوکاری پر بھی ہوتی ہے میں ایک بات اور پوری طرح صاف کرنا چاہتا ہوں کوئی بھی اسلامی تحریک آج تک صرف جذبات میں آکر لڑنے یا جانوں کے

نذرانے پیش کرنے سے اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچی ہے۔ اس میں اسلامی تعلیمات اسلامی قوانین کا علم اور اسکی پاسداری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل

پاکیزہ طریقہ ہونا چاہیے۔

اسلامی تعلیمات کے تین اہم حصے ہے۔

1۔قرآن پاک۔

2۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی۔

3۔ذکر۔

تینوں کی اہمیت

ایک مسلمان مجاہد کے لئے یہ تینوں چیزیں ایک ہی طریقہ ہے ایک اسلام کی تھوری ہے دوسرا اس کا پریکٹیکل ہے اور تیسرا ان دونوں پر صابت قدمی کا ذریعہ ہے۔ کسی بی شعبے میں پہلے تھیوری کا پڑھنا ضروری ہے اس لیے ایک مجاہد کو قرآن پڑھنا آنا چاہیے اور پڑھ کر اس کو سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن پاک جو کہ اللہ کا پاک کلام ہے ہماری تحریک کا روڈ میپ ہے جب تک ایک انسان کو روڈ میپ کا پتا نہ ہو وہ اسکی منزل تک پہنچنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ایک مجاہد کو کم از کم قرآن کے اس حصے پر نظر ہونی چاہیے جس میں اللہ نے جہاد کا ذکر، اس کی فرضیت اور اس کے عمل کا طریقہ بتایا ہے اگرچہ قرآن پاک خود ساری دلالت اللہ کی حاکمیت پر کرتا ہے اور قتال یا جہاد فی سبیل

اللہ اس کی سب سے اونچی کڑی اور اثر دار طریقہ ہے یہ ایک
جوان کو پتہ ہونا چاہئے کہ جہاد کے
قانون اور اس کی عملی صورت کیا ہے۔ایک مجاہد کو جہاد کی
آیت کا پورا علم ہونا چاہئے کہ فیلڈ میں کوئی عمل کرتے وقت وہ
نیت ٹھیک ہوتے ہوئے بھی کوئی اسلام مخالف
کام نہ کر بیٹھے اور یہ بات ایک مجاہد یا تنظیم یاد رکھیئے کہ اس پاک
اور صاف کام میں اللہ کسی بھی غلطی کو برداشت نہیں کرتے
دنیا میں ہی سزا سنا دیتے ہیں جس کا
نمونہ ہمارے سامنے جنگ احد کا ہے۔نافرمانی نے مسلمانوں کو
اتنے بڑے نقصان تک پہنچا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دندان مبارک تک شہید ہوگئے۔
-:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا علم 2
قرآن پڑھنے کے بعد اس کو سمجھنے کے لئے آپ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک طریقہ پتہ ہونا چاہئے کہ
انہوں نے کسی بھی اللہ کے حکم کو کیسے عمل میں لایا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے طریقے کے بغیر کوئی بھی عمل قابل قبول
نہیں۔چاہے وہ جان دینا ہی کیوں نہ ہو۔
قرآن کی فضیلت ایک مجاہد اس آیت مبارک سے سمجھ

سکتا ہے۔
القرآن
سورۃ نمبر 17 الِاسراء
آیت نمبر 45
:ترجمہ
اور جب قرآن پڑھا کرتے ہو تو ہم تم میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حجاب پر حجاب کر دیتے ہیں
اور اللہ فرماتے ہیں
القرآن
سورۃ نمبر 17 الِاسراء
ایت نمبر 82
:ترجمہ
اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے ان دونوں مبارک فرمانو سے قرآن کی فضیلت سمجھ میں آنی چاہیے کہ پہلی آیت سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ قرآن ایک مجاہد کی کیسے حفاظت کرتا ہے اور دوسری آیت
سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ اللہ کی نصرت کا ذریعہ

قرآن ہیں۔ یہ چیز ایک مجاہد بننے والے لڑکے کو پتہ ہونا
چاہیے کہ قرآن میں کون سی آیت یا کونا حصہ مصیبت یا
خوف کے وقت پڑھنے کی ضرورت ہے جو کی اسے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مبارک سیرت سے پتہ چلے گا کہ کدھر کیا
پڑھنا ہے اور کیسے پڑھنا ہے قرآن پاک یہ بھی بار بار باور کراتا ہے
کہ اللہ نے اپنے جانبازوں اور مجاہدوں کے لیے کیا کیا انعامات
رکھے ہے۔ اور اس سے بھاگنے والا یا راستہ فرار کرنے والا زلت کی کن
کھائیوں میں گرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مبارک زندگی سے ایک
مجاہد کو تحریک کا بہت صاف راستہ نظر آتا ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے کون کون سے ذریے
استعمال کیے تا کہ اللہ کا دین غالب آجائیں اور ساتھ ساتھ نفس
کا تظکیہ بھی ہو۔ ہزاراہاں بار ایسا ہوا ہیں کہ ہمارے مجاہدوں کو کوئی ایسی صورت
حال پیش آئی جس کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علم نے عملی طور پر ہمیں بتایا ہے لیکن لڑکوں نے لاعلمی کی
حالت
میں اس کے خلاف کیا جس کی وجہ سے اللہ نے اپنی مدد
روک لی۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

نوٹ

1۔ ادھر میں ایک دو باتیں اور اپنے شیر دل مجاہدوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ جس دن آپ جہاد کی تیاریاں کرنا شروع کر دیں گے اسی وقت سے آپ جہاد فی سبیل اللہ میں
شریک ہوں گے اور اللہ تعالی دلوں کے حال تک جاننے والا ہے۔

2۔ تقوی اللہ تعالی سے ڈرنے کو نہیں بلکہ اللہ تعالی سے
انتہائی محبت اور اس کے حکم بجالانے میں خوشی اور کوئی بھی غلطی سرزد ہونے میں انتہائی ڈر کے ساتھ معافی
مانگنیں کو تقوی کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے اپنا نام ودود بتایا ہے جس کے معنی انتہائی
زیادہ محبت کرنے والا اس لیے ایک مجاہد کو یہ یاد رکھنا چاہیے
اس کا سب سے بہترین دوست، مددگار، مصیبت میں کام آنے والا اور دلوں کی نیت اور حال جاننے والا اللہ کی ذات

ہے۔

جب ایک مجاہد نے قرآن کو پڑھا اسے سمجھا اور قتال
پر ابھارنے والی سورتوں کے احکام سمجھیں اس کے ساتھ ساتھ
قرآن کا فرمان اپنے اوپر نافذ کرنے لگا اب اسے چاہئے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پڑھیں
کیونکہ دنیا میں چلنا اور میدان میں لڑنے کا قابل قبول
طریقہ صرف سیرت پاک سے ہمیں پتا لگے گا جیسا کہ
قرآن پاک کی اہمیت ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس حدیث پاک سے سمجھ آتی ہے۔

ابو شریح خزائی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے
اس کا ایک سرا اللہ تعالی کے ہاتھ میں اور دوسرا تمہارے
ہاتھوں میں ہے پس تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو پس تم ہر گز گمراہ
نہ ہوں گے اور اس کے بعد تم کبھی بھی ہلاک نہیں ہونگے۔(المنتخب
العبد بن حمید۔روایت حسن ہیں۔)

ادھر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن ایک واحد ذریعہ
ہے جس سے انسان غمزدہ نہیں ہو سکتا اور فیلڈ میں نکلنے کے بعد
اس کی کتنی ضرورت ہے مجاہد کے لیے۔اور جب آپ کا ہاتھ اللہ کے
ہاتھ کے ساتھ مضبوط رسی سے

باندھا ہوا ہے تو پھر ڈر کیا۔پھر جب مجاہد لوگ کسی گھر
میں جمع ہوتے ہیں اور ادھر قرآن پڑھتے ہے اس کے لیے اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مومن کی تکلیف دور کرتا ہے۔

حدیث اور اس میں ہے جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مذاکرہ کرتے ہیں (یا درس دیتے ہے) تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اللہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کا عمل اس کو پیچھے کردے اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکتا۔

یہی فضیلت ہے جس کا ایک مجاہد کو علم ہونا چاہیے اس کے علاوہ کتنی احادیث ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ وسلم دنیا و آخرت کے اسباب بیان کرتے ہیں جن سے اللہ کی رحمت ایک مجاہد کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس لے اسکا علم ہونا ضروری ہے۔

3. مجاہد کو ذکر کا علم

اللہ کا ذکر اتنا کثرت سے کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالا مجاہد کو ان لوگوں میں شامل کرے جن کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہے۔

- القرآن

سورۃ نمبر 3 آل عمران

آیت نمبر 191

:ترجمہ

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور
آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) کہ اے
پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے
تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔

اللہ قرآن میں سورہ البقرہ میں مجاہد
کے لیے ایک ہی ساتھ (7) آیات میں یوں فرماتے ہے۔

القرآن- سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 151

:ترجمہ

جس طرح (منجملہ اور نعمتوں کے) ہم نے تم میں تمھیں میں سے
ایک رسول بھیجے ہیں جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں
پاک بناتے اور کتاب (یعنی قرآن)
اور دانائی سکھاتے ہیں، اور ایسی باتیں بتاتے ہیں، جو تم پہلے نہیں جانتے

تھے

القرآن - سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 152

:ترجمہ

سو تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد کیا کروں گا۔ اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا

القرآن - سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 153

:ترجمہ

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

- القرآن.

سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 154

:ترجمہ

اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

القرآن.

سورۃ نمبر2 البقرۃ

آیت نمبر155

:ترجمہ

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو

القرآن.

سورۃ نمبر2 البقرۃ

آیت نمبر156

:ترجمہ

ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

القرآن.

سورۃ نمبر2 البقرۃ

آیت نمبر157

:اترجمہ

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے۔ اور یہی

سیدھے رستے پر ہیں یہ سات آیات کا مجسمہ پورا کا پورا مجاھدین کا حال بیان کرتی ہے۔ پہلی آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف اور قرآن کا سکھانا اور باقی ساری باتیں بتانا جو آپ کو معلوم نہیں تھی یہ سب ایک مجاہد کو بھی اپنی ترتیب سے کرنی چاہیے اس کے بعد ذکر کا حکم ہے جس سے ایک مجاہد کی زبان اور دل معتر رہے گا اور جب اس کے نتیجے میں اللہ خود مجاہد کا ذکر کرے گا پھر ایک مجاہد کو اور کیا چاہیے۔ اب اللہ تعالی فرماتے ہیں شکر کرو ادھر مراد شکر سے ہے کہ جو نعمت اللہ نے آپ کو دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا قرآن اور اس کا علم سکھایا اور ذکر کرنے کا شرف دیا اس پر اللہ کا شکر کرو اور ذکر کرو اللہ کی تسبیح تہلیل اور تکبیر بلند کرو اور شکر کا مطلب مجاہد کے لئے اللہ کی دی ہوئی قوتوں اور توانائیوں کو اس کی اطاعت میں صرف کرنا ہے۔

خداداد قوتوں کو اللہ کی نافرمانی میں صرف کرنا یہ اللہ کی ناشکری ہے۔ اب جب تم اپنی قوتوں کو اللہ کی (فرمانبرداری) میں صرف کرو گے پھر تم پر اس راہ میں جو مشکلیں آئے گی اس کے لیے اللہ نے مجاہد کے لیے راستہ بتایا ہے کہ صبر کرنا اور نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد چاہنا۔ ادھر ایک

بات واضح ہے کہ مجاہد کو مشکل حالات میں ناامید
نہیں ہونا چاہیے اگرچہ حالات کتنے بھی خلاف ہوں اللہ کی رسی
کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے اور صبر سے کام لینا چاہیے۔
جذبات میں آکر کوئی ایسا کام کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ جس
سے تحریک کو کوئی نقصان یا دوسرے مجاہد یا باقی مسلمانوں کو
نقصان اٹھانا پڑھے۔ جب کہ یہ سب چیزیں ایک مجاہد نے
کرلی اب اگر اللہ چاہے گا تو مجاہد کو شہادت کے مقام پر فائز
کرے گا۔ ان کی جان کا سودا کرے گا اور وہ موت بھی کیسی ہوگی کہ شہادت
کے بعد ہی مجاہد کی زندگی شروع ہو جائے گی، جنت میں گومیگا اور
کھائے گا۔ اپنی حوروں کو دیکھے گا۔ لیکن ایک مجاہد کو شہادت سے
پہلے جو ازمائشیں دیکھنے کو ملیں گے ان کا ذکر اس کے بعد والی آیت میں
ایسے آیا ہے۔
اللہ مجاہد کو ضرور آزمایئے گا کبھی دشمن کے ڈر سے بھوک پیاس
سے مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور جو ان سب پر صبر کرے گا وہی
کامیاب ہوگا. ادھر ہم نے مجاہد کا ذکر اس لیے کیا ہے کیوں نکہ
یہ ساری
مشکلات صرف ایک مجاہد ہی دیکھتا ہے کبھی الگ الگ اور کبھی
ساری ایک ساتھ اور پھر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو مجاہد کیا

کہتا ہے اور کہنا بھی چاہیے جب اس کا ساتھی شہید ہوتا ہے
دشمن کا ظلم و ستم حد سے بڑھ جاتا ہے یا اپنے جسم کا کوئی عضو ٹوٹ
جاتا ہے مجاہد کہتا ہے ہم تو خود اللہ کی ملک ہے اور ہم اس کی
طرف لوٹنے
والے ہیں اس کو ثابت قدمی کہتے ہیں۔ کتنے خوبصورت انداز میں
اللہ تعالیٰ اپنے مجاہد کی رہنمائی کرتا ہے اور کتنی محبت سے مجاہد کی
ڈھارس بندھتا ہے اور یہ سب کے بعد اللہ اپنے کام میں
بندوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور انہیں ہدایت یافتہ ہونے کی
(صند) دیتا ہے۔

ذکر کی فضیلت

اللہ کے شیروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتیوں
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں اسلام کے
مجاہدو کو ذکر کی فضیلت کا بخوبی علم ہونا چاہئے اور اس عمل کی
برکات کی قیمت اسے پتہ ہونی چاہیے اس کا اصل مد او مقصد
اللہ کی مدد شامل حال رکھنا ہے۔ چاہے مجاہد اکیلا ہو فیلڈ
میں ہو کسی جگہ انکاؤنٹر میں دشمنوں کے ساتھ برسرپیکار ہو۔
اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے القرآن
سورۃ نمبر 8 الأنفال

آیت نمبر45

:ترجمہ

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

سبحان اللہ کس طرح ہمارے رحیم مولا ہمیں کامیابی کے راز دیتا ہے۔

اور اور یہ آیت ایک مجاہد کو ہر وقت بہت یاد رہنی

چاہیے۔ القرآن

سورۃ نمبر 3 آل عمران

آیت نمبر191

:ترجمہ

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) کہ اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ

نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔

ادھر اللہ تعالی اپنے پسندیدہ بندوں کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ مجاہد کا دل و دماغ اللہ کی یاد میں مشغول رہنا چاہیں۔ اور ذکر کرنے

والوں کو ہی عقلمند کہا گیا ہے اس بارے میں ایک حکم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست کیا گیا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 205

:ترجمہ

اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا)

غافل نہ ہونا۔ ایک اور آیت میں فرماتے ہیں۔ القرآن

سورۃ نمبر 29 العنکبوت

آیت نمبر 45

:ترجمہ

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ اور خدا کا ذکر ابڑا (اچھا کام) ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے۔

اللہ نے کتنی واضح بات فرمائی ہے کہ غفلت سے روکنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے ادھر مجاہد ایک بات سمجھے کہ جو بھی اس کے پاس

فیلڈ میں خالی وقت میسر ہو اس میں صرف اللہ کا ذکر کرتا
رہے یہ ایک ایسی عبادت ہے جو چلتے پھرتے ہر حال میں
کر سکتا ہے۔ اور اللہ کی مدد شامل حال
رکھنے کے لیے اسلام میں ایک واضح عمل ذکر الہی ہے۔ یہ بات
ایک مجاہد کو زیر غور رہنی چاہیے کہ کہ وہ ان مشکل حالات میں
جب اللہ کے راستے پر نکلتا ہے جس میں اس کو
یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ ایک دن بھی زندہ رہ سکتا ہے یا اللہ اسے کتنی
جلدی اپنے پاس بلائے گا تاکہ اللہ اسے اپنی جنتوں کی سیر کروائے۔ اسے
چاہیے کہ پوری تیاری سے دین
اسلام پر اس کو کامل یقین اور علم ہو۔ جس سے اسے راستوں کی
مشکلات کا سامنا کرنے کی قوت اللہ کی طرف سے انعام ہو۔
ذکر کرنے کے بہت سارے طریقے ہیں قرآن کی
تلاوت نماز میں مشغول رہنا، دعا کرنا، یا اللہ کے صفات کا ورد کرنا۔
سب سے زیادہ جو مجاہد کو ضرورت پڑتی ہے وہ اللہ سے دعا کرنے کی
ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہماری جہاد میں مشکلات اس طرح کی ہے
کہ ہر قدم پر اللہ کی مدد شامل حال نہ ہو ہو تو ہمیں صرف
نقصان اٹھانے پڑھے گے.

مجاہد کے لے اللہ کی چند دعائیں قران کی روشنی میں۔

1۔ سب سے بہترین دعا سورہ فاتح ہے.

القرآن - سورۃ نمبر 1 الفاتحة

آیت نمبر2

:ترجمہ

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے

القرآن - سورۃ نمبر 1 الفاتحة

آیت نمبر3

:ترجمہ

بڑا مہربان نہایت رحم والا

القرآن - سورۃ نمبر 1 الفاتحة

آیت نمبر4

:ترجمہ

انصاف کے دن کا حاکم

القرآن - سورۃ نمبر 1 الفاتحة

آیت نمبر 5

:ترجمہ

(اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

القرآن - سورۃ نمبر 1 الفاتحة

آیت نمبر 6

:ترجمہ

ہم کو سیدھے رستے چلا

القرآن - سورۃ نمبر 1 الفاتحة

آیت نمبر 7

:ترجمہ

ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا نہ ان کے جن پر غصے

ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے۔

2۔ قبول عبادت اور حصول ایمان کی دعا۔ القرآن .

سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 127

:ترجمہ

اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کئے جاتے تھے کہ) اے پروردگار، ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 128

:ترجمہ

اے پروردگار، ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہیو، (پروردگار) ہمیں طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما۔ بے شک تو توجہ فرمانے والا

مہربان ہے

3۔ قبول ایمان کی دعا۔

القرآن سورۃ نمبر 3 آل عمران

آیت نمبر 53

ترجمہ:

اے پروردگار جو (کتاب) تو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ.

4۔ کامیابی کی دعا

القرآن سورۃ نمبر 5 المائدۃ

آیت نمبر 83

ترجمہ:

اور جب اس (کتاب) کو سنتے ہیں جو (سب سے پہلے)
پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی اور وہ (خدا کی جناب میں) عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ لے

القرآن

سورۃ نمبر 5 المائدۃ

آیت نمبر 84

:ترجمہ

اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ خدا پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے
ایمان نہ لائیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ پروردگار ہم کو نیک بندوں کے
ساتھ (بہشت میں) داخل
کرے گا۔

5۔ کامیاب موت کی دعا۔

القرآن سورۃ نمبر 12 یوسف

آیت نمبر 101

:ترجمہ

(جب یہ سب باتیں ہولیں تو یوسف نے خدا سے دعا کی کہ) اے
میرے پروردگار تو نے مجھ کو حکومت سے بہرہ دیا اور
خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے
والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھے (دنیا
سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھائیو اور (آخرت
میں) اپنے نیک بندوں میں داخل کیجیو

6۔ دنیاوآخرت کی دعا

القرآن

سورۃ نمبر2البقرۃ

آیت نمبر20

:ترجمہ

قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو
اچک لے جائے۔ جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالی ہے تو
اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا
ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان
کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا ہے۔ بے
شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

7۔ گناہوں کی معافی کی دعا۔

القرآن

سورۃ نمبر2البقرۃ

آیت نمبر285

:ترجمہ

رسول (خدا) اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل

ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب خدا
پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں
پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے
پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے)
عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے
پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف
لوٹ کر جانا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 23

ترجمہ:

دونوں عرض کرنے لگے کہ پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو
ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 155

ترجمہ

اور موسیٰ نے اس میعاد پر جو ہم نے مقرر کی تھی اپنی قوم کے ستر

آدمی منتخب (کرکے کوہ طور پر حاضر) ٹل کیے۔ جب ان کو زلزلے نے پکڑا تو

موسیٰ نے کہا کہ اے

پروردگار تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو

اس فعل کی سزا میں جو ہم میں سے بے عقل لوگوں نے کیا

ہے ہمیں ہلاک کردے گا۔ یہ تو تیری آزمائش ہے۔

اس سے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت

بخشے۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں (ہمارے گناہ) بخش دے اور ہم پر رحم

فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے

والا ہے

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 156

ترجمہ:

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت

میں بھی۔ ہم تیری طرف رجوع ہو چکے۔ فرمایا کہ جو میرا

عذاب ہے اسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو

میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکاہ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

القرآن

سورۃ نمبر 23 المؤمنون

آیت نمبر 109

:ترجمہ

میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تُو ہم کو بخش دے اور پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 23 المؤمنون

آیت نمبر 118

:ترجمہ

اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

8۔ دشمنوں پر فتح یابی کی دعا

القرآن

سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 286

ترجمہ:

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما

9۔ جنت کی دعا۔

القرآن سورۃ نمبر 40 غافر

آیت نمبر 7

ترجمہ:

جو لوگ عرش کو اٹھائے ہوئے اور جو اس کے گرداگرد (حلقہ

باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے

ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ کہ

اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو احاطہ

کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے ان کو

بخش دے

اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

القرآن

سورۃ نمبر 40 غافر

آیت نمبر 8

:ترجمہ

اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کے بہشتوں میں داخل کر جن کا

تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور جو ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی

اولاد میں سے نیک ہوں ان کو بھی۔ بے شک تو غالب حکمت والا

ہے

القرآن

سورۃ نمبر 40 غافر

آیت نمبر9

:ترجمہ

اور

ان کو عذابوں سے بچائے رکھ۔اور جس کو تو اس روز عذابوں سے بچا لے گا تو بے شک اس پر مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے

10۔استقامت کی دعا۔

القرآن

سورۃ نمبر 3 آل عمران

آیت نمبر8

:ترجمہ

اے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 3 آل عمران

آیت نمبر9

:ترجمہ

اے پروردگار! تو اس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں

سب لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کرلے گا بے شک خدا خلاف

وعدہ نہیں کرتا۔

القرآن

سورۃ نمبر18 الکھف

آیت نمبر10

:ترجمہ

جب وہ جوان غار میں جا رہے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر

اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کام درستی (کے سامان)

مہیا کر۔

11۔ حصول حکومت وسلطنت کی دعا.

القرآن

سورۃ نمبر3 آل عمران

آیت نمبر26

:ترجمہ

کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی

بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے

عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح

کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

القرآن

سورة نمبر 3 آل عمران

آیت نمبر 147

ترجمہ:

اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے تو یہی کہ

اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے

ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح

عنایت فرما۔

القرآن

سورة نمبر 2 البقرة

آیت نمبر 250

ترجمہ:

اور جب وہ جالوت اور ان کے لشکروں کے مقابلے نکلے تو انہوں نے

دعا کی اے ہمارے رب ہم پر صبر کا فیضان کر ہمارے قدم جما دے۔ اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر۔

الفرآن

سورۃ نمبر 46 الأحقاف

آیت نمبر 15

:ترجمہ

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا۔ اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ

چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تو نے جو

احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر گزار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (و تقوٰی) دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں

12۔ دشمنوں سے نجات ان پر غلبہ اور فتح یابی کی دعا۔

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 85

:ترجمہ

َمدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ (تو) اور انہوں نے کہا کہ قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی آ چکی ہے تو تم ناپ تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔ اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔

- القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 86

ترجمہ

اور ہر راستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص خدا پر ایمان نہیں لاتا ہے اسے تم ڈراتے اور راہ خدا سے روکتے اور اسمیں کجی ڈھونڈتے ہو اور (اس وقت

کو) یاد کرو جب تم

تھوڑے سے تھے تو خدا نے تم کو جماعت کثیر کر دیا اور دیکھ لو کہ خرابی

کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 89

ترجمہ:

اگر ہم اس کے بعد کہ خدا ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے

تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تو بے شک ہم نے خدا پر

جھوٹ افتراء باندھا۔ اور ہمیں شایاں نہیں کہ ہم اس میں

لوٹ جائیں ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو (ہم مجبور ہیں)۔

ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہمارا خدا ہی پر

بھروسہ ہے۔ اے پروردگار ہم میں

اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے

بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 28 القصص

آیت نمبر 21

ترجمہ

موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے)

اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔

13۔ کافروں کے ظلم اور فتنے سے بچنے کی دعا۔

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 47

اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض

کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ

کیجیو۔

القرآن

سورۃ نمبر 60 الممتحنة

آیت نمبر 4

:ترجمہ

تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ جب

انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم

خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق

ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور

جب تک تم خدائے واحد اور ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں

ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔ ہاں ابراہیم

اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت

مانگوں گا اور خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار

نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی

طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر

آنا ہے۔

14۔ مفسد لوگوں پر فتح حاصل کرنے کی دعا۔

القرآن

سورۃ نمبر 29 العنکبوت

آیت نمبر 30

:ترجمہ

لوط نے کہا کہ اے میرے پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں

مجھے نصرت عنایت فرما۔

15۔ صبر و ایمان پر ثابت قدمی کی دعا .

القرآن

سورۃ نمبر 7 الأعراف

آیت نمبر 126

:ترجمہ

اور اس کے سوا تجھ کو ہماری کون سی بات بری لگی ہے کہ جب ہمارے پروردگار
کی نشانیاں ہمارے پاس آگئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔ اے
پروردگار ہم پر صبر و استقامت کے
دہانے کھول دے اور ہمیں (ماریو تو) مسلمان ہی ماریو۔

16۔ شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دعا۔ .

القرآن

سورۃ نمبر 23 المؤمنون

آیت نمبر 97

:ترجمہ

اور کہو کہ اے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا

ہو

القرآن

سورۃ نمبر 23 المؤمنون

آیت نمبر 28

ترجمہ:

اور اے پروردگار! اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری دعائیں ہے جو ایک مجاہد کے کام میں بہت ضروری ہے۔ جو دعائیں یہاں پر درج کی گئی ہے وہ صرف قرآن سے لی گئی ہے

(درس عبرت)

ادھر تک ہم نے جو بھی ایک مجاہد کے لئے لکھا وہ سب ایک مجاہد کی بنیاد بنانے کے لیے ضروری ہے۔ کہ جس بنیاد پر ایک مجاہد کی ایمانی عمارت کھڑی رہتی ہے چاہے پھر کتنا بھی تیز طوفان آئے، کتنی بھی تیز ہوائیں اس کو اڑانے کی کوشش کرے وہ اپنی مضبوط بنیاد سے نہیں ہلے گا۔ اس بنیادی تعلیم سے سب سے پہلا اور اہم کام اللہ کی ذات پر ایمان اور اس کی ٹھیک معرفت ہو گی جس سے ایمان کی بشاست دلوں میں جاگزین ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک مجاہد

پہاڑوں سے ٹکراجاتا ہے۔ اور اس کا پلڑا
بھاری رہتا ہے۔ اور جو شخص ایسے ایمان محکم اور یقین کامل سے بہرہ ور ہو وہ دنیا کی مشکلات کو خواہ جتنی بھی زیادہ ہو اور جیسی بھی بھاری بھر کم، خطرناک اور
سخت ہوں، اپنے ایمان کے بالمقابل اس کائی سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا جو کسی بند توڑ اور قلعہ شکن سیلاب کی بالائی سطح پر جم جاتی ہے۔
اس لیے مجاہد اپنے ایمان کی حلاوت، یقین کی تازگی اور اعتقاد کی بشاشت کے سامنے مشکلات کا سامنا بڑی آسانی سے کرتا ہے

(نوٹ)

مجاہد ایک واحد ہستی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر اپنی زندگی جان و مال سمیت اللہ کے راستے میں لٹا دیتا ہے اس لیے مجاہد کا درجہ رب
العالمین کی نظر میں بہت اونچا ہے یہاں تک کہ جو گرد غبار ایک مجاہد کے کپڑوں میں لگ جاتا ہے وہ بہت اجر و ثواب کا باعث بنے گا کل قیامت کے دن کشمیر کے جہاد میں ہمارے
نوجوانوں نے اتنے خوبصورت اور جرات مند عمل کر کے دکھائیں ہے کہ عرش بھی ان کی قربانیوں پر جھوم اٹھا ہوگا (انشاءاللہ) اتنی

بڑی قربانیاں ہے کہ موجودہ دور میں افغانستان کے بعد ایسی
قربانیوں کی نظیر نہیں ملتی ہم نے اس پاک تحریک کو کیا
نہیں دیا جانیں دی، عزتیں دی، خاندان دیے، بچے دیے بوڑھے دیے،
ماؤں بہنوں کے دوپٹے دے۔ ہر چیز دی پھر کدھر کمی رہ رہی ہے۔
کیوں
منافقین ہماری صفوں میں آرام سے جگہ بنالیتے ہے۔ اگر رب
ہمارے جوانوں کے پاک خون کا لحاظ نہ کر دے تو نوبت تحریک
کے بند ہو جانے پر آجاتی اور پوری قوم غفلتوں
میں اللہ کے عذاب کا شکار ہو جاتی۔ کیوں ہمیں دشمن سے زیادہ
نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کیوں ہمیں اپنی منزل جس کے لئے ہم پچھلے تیس
سالوں سے پوری قوم کوشاں ہے کہیں
نظر نہیں آرہی کیوں دن بدن مجاہدوں کے لیے زمین تنگ ہوتی جا
رہی ہے۔ اگرچہ ہمارا جہاد بہت خطرناک اور مشکل ترین ہے لیکن
اللہ کے لیے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے ہمارے دشمن سے نمٹنا۔ ہم سے ہی
کہیں غلطی ہو رہی ہے۔ کچھ کمی ہم میں ہی چھپی ہے جو کہ اللہ چاہتے
ہیں کہ ہم میں دور ہو۔ سب سے بڑی کمی ہم میں اللہ کے کلام سے
دوری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی لاعلمی،
منزل

کی لاعلمی، آخر کار ہماری فتح صرف اللہ کی نصرت سے ہی مل سکتی ہے۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اسلامی تعلیمات کے بغیر شرعی جہاد ناممکن ہے۔ اس کی وجوہات

یوں ہیے۔

1۔ جنگ بدر میں مجاہدین کے پاس اسلحہ نہیں ہے لیکن دین کا علم ہے۔ دین پر محنت ہے۔ اللہ کا سہارا اور بھروسہ ہے ہماری جنگ میں بھی اسلحہ نا کے برابر ہے قربانیاں صحابہ کے (منہج) پر ہے لیکن دین سے لاعلمی ہے لاشعوری ہے۔

2۔ مجاہدوں کی فتح و نصرت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی طریقے سے ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا پتا نہ ہو تو فتح و نصرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

3۔ صحابہ کی حیات مبارک کا کوئی علم نہیں. یہ پھولوں کی سیج نہیں جس پر چلنا آسان ہے اس راستے میں غم کے

پہاڑ ہوں

گے. سمیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شہادت ہو گی، حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ جیسا ظلم ہو گا، حضرت خباب رضی اللہ تعالی عنہ کے جیسی اذیتیں ہو گی. اس راستے پر

نکلنے والا ان خطروں کو پورا سمجھ کر ہی میدان میں آئیں۔ یہ راستہ دل کے مریضوں یا بزدلوں کے لئے نہیں ہے۔ اس کام میں ثابت قدمی چاہیے۔

4۔ خالص جذباتوں کے سمندر میں بھٹک کر جہاد کے راستے کو پکڑنا بے وقوفی ہے۔ جب تک نہ کہ اللہ کی آیتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عملن دیکھنے سے آپ کو جہاد سمجھ آئے اور اس کا جذبا پیدا ہو پھر آپ کا ایمان آپ کو جہاد پر ابھاریں تب شامل ہونا ایک عظیم کام کی شروعات ہے۔ پھر اگر مشکلات آ بھی جائے تو

برداشت کر سکتا ہے کیونکہ ایمان کی حلاوت ان مشکلات پر بھاری پڑ جاتی ہے۔

5۔ ایک اور چیز ادھر زیر غور لانا ضروری ہے۔ کہ جو لڑکے خالص جذباتوں کے بہاؤ میں آکر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہوتے ہیں اور جب مصیبت آتی ہے اس وقت وہ یا تو ڈر کے مارے سرنڈر کرتا ہے۔ یا فیلڈ سے واپس آتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ اسکی آخرت تباہ ہو جاتی ہے جیسا اللہ قرآن میں فرماتا ہے۔

القرآن
سورۃ نمبر 8 الأنفال
آیت نمبر 15

القرآن - سورۃ نمبر 8 الأنفال
آیت نمبر 16
ترجمہ:
اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو. تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ جس نے ایسے موقع پر پیٹ پھیرلی۔ الایہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے۔ یا دوسری فوج سے جا ملنے کے لیے۔ تو وہ اللہ کے غضب میں گر جائے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

6۔ سب سے بڑا مسئلہ جو ہم کو پیش آتا ہے وہ یہ کہ مجاہد نے جہاد کو مرنے سے تعبیر کیا ہے۔ جب کہ یہ زندگی ہے ہمارا ہر جوان جو مجاہد بنیں کے لیے کوشاں ہے بس اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ ہم کیسے شہادت پالینگے۔ غازی بنے کی سوچ جیسے ختم ہوتی جارہی ہے۔ شہادت تو ایک انعام ہے جو غازی بنتیں بنتیں کسی کسی کو مل جاتی ہے۔ شہادت

ایک انعام ہے لیکن اس کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ غازی بنیں کی تمنا سے ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے جوانوں کا معاملہ الگ ہے۔ وہ فیلڈ میں جانے سے پہلے دشمن کو مارنے سے پہلے اپنی موت کے خواب دیکھنے لگتا ہے۔ یہ اس کی سوچ سے پرے ہے کہ اس کی موت سے اس مقدص تحریک کو کوئی فائدہ ہے کہ نہیں. حالانکہ کہ موت اللہ نی مقرر کر کے رکھی ہے لیکن سوچ ذروری ہے کہ تحریک کو کسی کی شہادت سے فائدہ ہے کہ نہیں۔ ادھر میں اپنی شیروں سے جنگ احد کا واقعہ بیان کروں گا جس سے ہم کو بڑی سیکھ ملے گی۔

غزوہ احد کے میدان میں واقع ایسا پیش آیا کی دور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ ایک دوسرے سے گفتگو کرنے لگے اور کہنے لگے کہ دعا کریں گے. ایک دعا کرے گا اور دوسرا امین کہے گا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ آج آپ میرا مقابلا ایک اپنے قوئی دشمن سے کرانا جو مجھ سے لڑے اور میں اس سے لڑو وہ مجھ پر وار کرے اور میں اس پر وار کرو آخر میں تو مجھے

اس پر غلبہ دے اور میں اس کو واصل جہنم کروں اور اس کا سارا مال اور سامان بطور انعام مال غنیمت قبضہ میں لے لوں اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ امین فرماتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ دعا کرتے ہیں۔

اس پر حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ آمین کرتے ہیں۔
دعا یوں کرتے ہیں اے اللہ آج تو میرا مقابلہ اپنے کسی قوئی دشمن سے کرا دے وہ مجھ پر حملہ کرے میں اس پر حملہ
کرو اور آخر میں وہ مجھ پر قابو پالے اور مجھے شہید کر ڈالے پھر وہ میری ناک، کان، ہونٹ کاٹ لے تاکہ قیامت کے دن جب تو مجھ سے پوچھے میرے بندے کیا لائے ہو تو میں کہوں گا تیرے راستے میں وہ سب کٹوا کے آیا ہوں۔ ادھر ایک بات غور کرنے کی ہے حالانکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ خود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کی دعا میری دعا سے بہتر تھی۔ اور دونوں کی دعا قبول بھی ہوئی۔ لیکن آج کے حالات دیکھ کر مجاہد کو حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ کی دعا ہی مانگنی چاہیے کیوں کہ اگر جہاد میں خاص کر دور حاضر میں نقصان مجاہدین کا زیادہ ہو تو کمزور ایمان والے یا تو منافق بن جاتے ہیں یا

نظریاتی مرتد ہوجاتے ہیں جو کہ قیامت میں ان کے لئے بیانک صورتحال پیدا کریگی۔ اورایک مسئلہ ہمارا یہ ہے کہ ہر کوئی ہماراجوان یہ سمجھتا ہے کہ جہاد میں نکلنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بندوق ہاتھ میں لے کر گولی سینے پر کھانی ہے۔ جب کہ ایک لیڈر اور مجاہد کو پتہ ہونا چاہئے کہ جہاد کرنے کے لئے جو بھی ضروری ادارے ہے ہیں ان میں کام کرنا بہت ضروری ہے اور جو ان اداروں میں اللہ کے دشمنوں کو زیر کرنے کے لیے کام کرے وہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کر رہا ہے۔ مثلاً ہمارے جہاد میں جو کہ غوریلہ طرز عمل پر لڑا جارہا ہے اس کے لیے مجاہد کو چھپنے کی جگہ ملنی چاہیے اور جو اپنا مکان مجاہد کو چھپانے کے لئے استعمال کرتا ہے وہ بھی جہاد کر رہا ہے۔ ایسے مجاہد کو اپنے کام کی اہمیت کا پتہ ہونا چاہیے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار رضی اللہ تعالی عنہم کا عَلم لیے ہے اور انصار رضی اللہ تعالی عنمہ کے کام کو سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کا کام بہت عظیم ہے۔ جیسے انصار رضی اللہ تعالی عنہ نے بیعت عقبہ ثانی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی دل اور گھروں کے دروازے کھول دیئے تھے ویسے یہ مجاہد جو اپنے گھروں کو اللہ کے دین کے حامیوں کے لیے کھول دیتے ہیں بہت عظیم ہے اور اللہ ان کو انشاء اللہ ان کے ساتھ ہی اٹھائےگے جن کی یہ سنت ادا کر رہے ہیں۔ یہ ان

سب کا حصہ ہے جہاد میں جو مدد کرتے ہیں اپنی گھروں سے اپنی مال سے اپنی گھر کی عزتوں سے اپنی جانوں سے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ اگر کافروں کی فوج اور منافقوں کے چیلوں کو یہ پتہ چلے کے معاونت کی جارہی ہے تو ان مجاہدوں کا مال جان اور نہ ہی عزت محفوظ رہتی ہے۔ ان کو ضروری نہیں کہ وہ ہتھیار لے کر میدان میں اترے جب تک کہ ان کے گھروں میں مجاہدوں کو پناہ مل رہی ہے۔

القرآن - سورۃ نمبر 8 الأنفال

آیت نمبر 74

:ترجمہ

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے.

اور ایک شعبہ جو ہمارے مجاھدین کو علم نہیں کہ بہت ضروری .

ہے وہ ہے بیت المال کا شعبہ۔ اس شعبے کو تیار کرنا اور اس کو برقرار رکھنا ایسا ہے جیسا جہاد کی روح کو برقرار رکھنا ہے۔ جو اس کام میں لگ جائیں وہ بھی مجاہد ہے اس کام میں کرنے والے کو جان کا خطرہ ہے مال کا خطرہ ہے زندگی بھر جیل میں رہنے کا خطرہ ہے اور اس کی اہمیت اس بات سے سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن میں جدھر بھی جہاد کا ذکر آیا ہے پہلے مال کا ذکر آیا ہے۔ کہ مال سے اور جان سے جہاد کرو اللہ فرماتے ہیں۔

القرآن - سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 261

ترجمہ:

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے

یہ ایک بہت اہم اور ضروری پوائنٹ ہے کہ جو ہماری تحریک کے جوان مجاہدین کے آنکھ اور کان بن جاتے ہے جن کو اللہ کے دشمن او جی

ڈبلیو کہتے ہیں وہ بھی مجاہد ہے جو کسی ڈر کے بغیر رب کی رضا کے لیے اس تحریک میں اپنے دن اور رات کھپاتے ہیں اور فیلڈ کے مجاہدوں کو جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ اپنا سینا پیش کرتے ہے اور کبھی اپنی جوانی جیلوں میں یا کبھی مجاہدوں کو اپنے مقام پر یا مجاہد کے لیے ضروریات زندگی لاتے ہے۔ ان کا مقام مجاہدوں سے کم نہیں۔ یہاں پر ایک غلطی ہم سے یہ ہوتی ہے کہ ہم ان جان بازوں کو کو یہ سمجھانے میں ناکام رہتے ہیں کہ ان کا کام بالکل مجاہدوں کا کام ہے اور نہ سمجھنے کی حالت میں ضد کرنے لگتے ہے کے کہ ہمیں بندوق دے دی جائے پورا مجاہد بننے کے لیے جب کہ یہ پہلے سے مجاہد ہے اور فیلڈ کی دشواریاں ان پر بھاری پڑ جاتی ہے کبھی کبھی فیلڈ دشواریوں کو برداشت نہ کر کے سرنڈر کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ ہر مجاہد کو ان ذلتوں سے بچائیں۔ یہ کمانڈر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر مجاہد کو اس کی قابلیت سمجھ کر کام دے۔

. یہ سارے لوگ تب مجاہد ہے جب یہ سارے کام اللہ کی رضا کے لئے کرینگے۔ کیوں کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور ان سب کاموں میں شریعت سے کام لینگے۔ پھر اللہ کا وعدہ ہے ان سے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یہی کامیاب

ہو گے۔ اور جب تک یہ تین ادارے ہمارے مضبوط ہیں تب تک تحریک اپنے صفر میں لگی رہے گی۔

جہاد کشمیر کی شریع حسیت

یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارے جوانوں کیلیے کہ کشمیر کے جہاد کی حیثیت کیا ہے کچھ کہتے ہیں یہ جہاد فرض عین ہیں کچھ کہتے ہیں یہ فرض کفایہ ہیں کچھ اس کی شرعی حیثیت قبول نہیں کرتے کچھ کہتے ہیں کہ غیر شرعی ہے۔ ہم سب سے پہلے قرآن سے اس بات کا پتہ لگاتے ہے کہ اللہ اس جہاد کے لیے کیا فرماتے ہے۔ قرآن کا یہ سب سے بڑا معجزہ ہے کہ یہ مسلمانوں کی رہنمائی ہر دور میں کرے گا اور جیسا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے اس کا پتہ لگاینگے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے جانثار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن کا گورنر مقرر کرتے ہے تو ان سے فرماتے ہیں اے معاز رضی اللہ تعالی عنہ جب تمہارے پاس کوئی معاملہ آجائے تو کیسے حل کرو گے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا سب سے پہلے قرآن سے حل کروں گا فرمایا اگر اس میں نہیں ملا تو فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں دیکھ لوں گا فرمایا اس
میں نہیں ملا تو فرمایا پھر اپنے آپ سے اجتہاد کروں گا اس پر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے۔
اس حدیث سے اہل سنت کا عقیدہ ملتا ہے کہ سب سے پہلے ہم
قرآن میں ڈھونڈے گے کہ جہاد کشمیر قرآن پاک کی رو سے
کیا حقیقت رکھتا ہے۔
اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 4 النساء

آیت نمبر 75

:ترجمہ

اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور
عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے
پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں
اور لے جا۔ اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا۔ اور اپنی ہی
طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما

القرآن

سورۃ نمبر 4 النساء

آیت نمبر76

ترجمہ:

جو مومن ہیں وہ تو خدا کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مدد گاروں سے لڑو۔ (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے

ان دونوں آیات مبارکہ سے ہم کشمیر کا مسئلہ دیکھیں گے ادھر صاف ذکر ہے کہ جو مسلمان ظلم کا شکار بنائیں گئیں ہے ان کے لیے لڑنا اللہ کی رضا کے لئے فرض ہے اس میں کسی کو کوئی شک ہے کیا کشمیر کے لوگوں پر ظلم ہے کہ نہیں اگر ظلم مسلمانوں کو جانوروں کی طرح مارنا اور کاٹنا مسلمان عورتوں کی عصمتیں تار تار کرنا بچوں کو یتیم کرنا عقوبت خانوں میں رونگٹے کھڑا کرنے والی اذیت دینا جن میں ہاتھ پیر آریوں سے کاٹنا، تیز آب سے انسانوں کو جلانا انگلیوں کی ہڈیاں اور جوڑوں کو توڑنا شرمگاہوں میں پیٹرول اور ڈنڈے ڈالنا بے تحاشا پیٹنا اور مارنا دو دو دن اور کبھی کبھی چار چار راتوں کو الٹا لٹکانا۔ شرمگاہوں کو کرنٹ دینا جوانوں کے ری پروڈکٹیوں سسٹم کو تباہ کرنا کبھی جلتی ہوئی سویو کو شرمگاہ میں ڈالنا اور کبھی سیدھا کرنٹ دینا ہیٹروں پر پیشاب کروانہ اور ہماری عزتوں پر حملہ کرنا کتنے کنن پوشش پورہ ہم نے دیکھیں اگر جائزہ لیا جائے ہر گھر

میں زیادتی کے واقعات ہوئے ہیں اور گینگ ریپس کا ہمارے پاس کوئی انکھڑا ہی نہیں ہے ہمارے جگرپاروں کو جیلوں میں بند کرنا اور پھر ان کو تاحیات جیلوں میں بند رہنے کی سزا سنانا یہ سب اگر ظلم نہیں ہے تو کیا ہے اسرائیلی طرز پر ہمارے گھروں کو بارود سے اڑانا، گاو کدل سوپور بجبہڑا کے سانہو میں مسلمانوں کا قتل عام کرنا یہاں پر ہم انٹرنیشنل آرگنائزیشن نے جو انکڑے بتائیں ھے وہ میں یہاں لانا چاہتا ہوں

کشمیری شہداء ایک لاکھ سے زیادہ اور جموں کے پانچ لاکھ سے زائد مسلمان 1947 میں شہید کر دیئے گئ

احتماعی عصمت دھریاں پندرہ ہزار سے زیادہ گینگ ریپس جیلوں میں غائب ہوئے افراد کی تعداد بارہ ہزار سے زائد ہے جن کی لاش تک ہمیں نہ دکھائی گئی

فرضی انکاؤنٹر کی تعداد کا پتا ہی نہیں ہے ہر دوسرا اینکاؤنٹر یہاں فرضی نکلتا ہے

یتیم بچوں کی تعداد دولاکھ سے زائد ہے۔ گھروں کو زمین بوس کرنے کے تین لاکھ سے زائد معاملے ہے۔ اٹھائیس لاکھ کنال کی اراضی پر بھارتی فوجیوں کا تسلط ہے جو مسلمانوں کی زمین ہے۔ جھیلوں میں تاحیات بند رہنے والو کی تعداد کا کوی شمار نہیں۔ آے دن لڈ کو کوپی ایس آے اور ان لافل ایکٹ میں فایا جاتا ہے اور کچھ لوگوں سے رہائی کے ایوظ موٹی موٹی رقمیں اینٹ لی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ہندوستان نے یہاں پرو شی قانون مصلا پوٹا؛ ٹاڈا، افسپا وغیرہ نافز کیے ہوے ہے ان ظالموں کو ختم کرنے کے لیے کہا سے مجاہد آئیں گے اگر ہمارے جوانوں نے اللہ کے فرمان کو تھام کر جہاد کی مشعل نہ جلائی ہوتی تو ہماری زمین اور گھروں کے ساتھ ساتھ ہمارا ایمان بھی نیلام ہو چکا ہوتا اور جہاد تو بڑی چیز ہے ہماری مسجدوں کا بھی وہی حال ہو گیا ہوتا جو سپین میں مسجدوں کا حال ہے کہ شراب کی فروخت اور بے حیائی کی محفلوں کے لے استعمال ہو رہی ہے یہ جہاد ہی ہے جو ایسے مرحلوں پر ہمارا سایہ کیے ہوے ہے اور ہم اللہ سے کدہر جانے کی دعا کرینگے کیا اب ہمیں مسلمانوں کی وراثتی زمین چھوڑ کر ہجرت کرنی ہیں پھر اس جگہ پر حملہ ہو گا وہ چھوڑ کر چلے جاے تو پھر اسلام اور مسلمان کہاں محفوظ رہیں گے اسی لئے

جدھر مسلمانوں کی زمین ہے اور اس پر کافرانہ اور ظالمانہ قبضہ ہے ادھر ہیں ڈٹ جانے میں سمجھداری ہے اور کشمیر پر یہ کتنا خوب فٹ ہو رہا ہے

ساتھ ہی دوسری آیات مبارکہ میں فرماتے ہے جو لوگ ایمان لائے مطلب اللہ پر بھروسہ فرمایا اور اسلام کو زندگی کا طریقہ مانا وہی اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پہلی آیت کے حوالے سے بھی لڈنے والے ہی راہ حق کے مجاہد ہے۔ اور جو ہمارے کشمیر میں مجاہدین کا کام ہے جو ان سیسختی اور چیختی ہوئی آوازوں کو سن کر ان کے دفاع کے لیے نکلتے ہے چاہے بے سروسامانی کے حالت میں ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑا دیے جائے یا ان کے جسم کو جلا کر ان کے گھر والوں کو ان کی لاش بھی نہیں دیتے ہے وہ اللہ کے حکم کے حساب سے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو ان کے مدمقابل آئے وہی کفر کرتے ہیں اور طاغوت کی راہ میں لڑتے ہے۔ اس آیت کریمہ کی رو سے جو ان مجاہدوں سے لڑتا ہے چاہے وہ نام نہاد مسلمان ہی کیوں نہ ہو ان دونوں آیات مبارکہ کی رو سے (نساء) 76-75 یہ اللہ کے ایمان لانے کے حکم کا انکار کرتے ہیں ادھر ایک اور بات واضح ہے کہ اللہ

نے ان کو ظالم ٹھہرایا ہے تاغوت فرمایا ہے اور پھر شیطان کے ساتھی بتایا ہے ان زمروں میں کون کون آتے ہیں

1۔پولیس اہلکار

2۔ایس او جی کے اہلکار

3۔اور کفار کے باقی فوجیں۔

اگر پورا ایمان ہو ہمیں اللہ کے دین پر اس روع سے پولیس اہلکاروں اور اس کے ساتھ کام کرنے والے اہلکار جو کہ مجاہدین کے خلاف کام کرتے ہیں ان کے ساتھ رشتہ جوڑنا یا ان کے گھروں میں رشتہ کرنا شریعتن جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن کی رو سے یہ ظالم ہے شیطان کے ساتھی ہے اور طاغوت کی راہ میں لڑنے والے ہے یعنی مرتد ہے اور جانوروں سے بدتر ہے۔اور ان سے نفرت کرنا لازم ہے اور ایمانی فریضہ ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہے سورہ توبہ آیت نمبر 12-15

:ترجمہ

اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو(یہ یہ

بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ عجب

نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آجائیں

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 13

:ترجمہ

بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور

پیغمبر (خدا) کے جلاوطن کرنے کا عزم مصمم کرلیا اور انہوں نے تم

سے (عہد شکنی کی) ابتدا کی۔ کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ

ڈرنے کے لائق خدا ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 14

:ترجمہ

ان سے (خوب) لڑو۔ خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں

ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو

شفا بخشے گا

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر15

:ترجمہ

اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے گا اور جس پر چاہے گا رحمت کرے گا۔ اور خدا سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

ادھر اللہ نے اپنے فرمانوں کا پورا مجموعہ بھیجا ہے کشمیر کے جہاد کے لئے ان ایت مبارکہ میں اللہ فرماتے ہیں کہ عہد شکنی کرنے والوں سے جنگ کرو۔ کشمیر کا جو مسلہ ہے یہ واعدہ توڑنے سے ہوا ہے ہم ادہر لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ کشمیر پر جو عہد و پیمان ہوا تھا1947-1948 میں اس کی گواہ پوری دنیا ہے۔ پوری دنیا کو گواہ بنا کر ہندوستان نے اس بات کا ہم سے وعدہ کیا کہ کشمیر کا فیصلہ صرف کشمیر کے لوگ کریں گے اس کے ضمن میں اقوام متحدہ میں 16 قرار داتیں پاس ہوئی ہے جن میں یہ بات واضح ہے کہ کشمیر کشمیریوں کا ہے اور جو فیصلہ کشمیری اپنے لیے پسند کریں گے ان کو بھی قبول ہو گا۔ اس کے بعد ہم سے وعدے کیے گئے کبھی لال چوک میں تو کبھی بین الاقوامی فورم پر یہ سب معاہدے کرنے کے بعد ہندوستان نے اپنی مکاری شروع کر دی اور عہد و پیمان توڑنے لگا

اپنے وعدوں کو جو پوری دنیا کے سامنے کیے تھے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ان کو توڑنا شروع کر دیا یہ سب چیزیں مجاہد کو یاد ہونی چاہیے یہ سب کچھ ہونے کے بعد مسلمان کو جہاد کے لئے بلایا جاتا ہے اسے دلیل چاہیے ہوتی ہے جبکہ قرآن پڑھنے کی فرصت نہیں اور دین سمجھنے کا وقت ہیں

پھر دین پر حملہ کر دینے شروع کر دیے تو کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو کیونکہ ان کے وعدوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

پہلی بات اسلام دین کی حیثیت سے کسی بھی غیر مسلم طاقت کو منظور نہیں کرتا کیونکہ جب دین کی بات آتی ہے تو اس کا مطلب کہ مکمل نظام زندگی، انفرادی اور مجموعی نظام ہے۔ جو تمام باطل نظاموں کے خلاف ہے اور ان کی نظاموں کی بدبختیوں کو اجاگر کر کے دنیا کے سامنے حقیقت لاتا ہے۔ ادھر ہندوستان مسلمانوں کی حقیقت کو کھوکھلا کرنے کے لیے ہر عمل کر رہا ہے مسجدوں کو تالے لگتے ہیں جو بھی کوئی مسجدوں میں حق کی بات کرتا ہے. اس کو قید خانوں کا راستہ دکھایا جاتا ہے ہماری درسگاہوں پر نظر ہوتی ہے کہ اسلام کو دین کی حیثیت تو نہیں پڑھایا جاتا ہے ہر کشمیری مسلمان کو سیکولرزم کی گندگی کے ساتھ اس کو قرآنی نظام سے بالاتر بتانے کے ساتھ

ساتھ منوانی کی کوششیں کی جارہی ہے ایک پر عصرار پلان کے تحت
شراب اور دوسری نشہ آور چیزیں ہمارے جوانوں کے رگوں میں
بھری جاتی ہے جو اس جوان کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے
کو بربادی کے دہانے پر لے جارہی ہے تم اللہ کے نظام کی بات بھی نہیں
کر سکتے اس کا نتیجہ یا تو دہشت گرد قرار دیے جاؤ گے یا تو کسی
جگہ گولی کا نشانہ بنائے جاؤ گے۔ اب جب دین پر ایسے حملے ہوں
گے تو ان کے کفر کے علمبرداروں سے لڑنے کا حکم آیا ہے جو اللہ اس
کے بعد فرماتے ہے ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں اس سے بات
واضح ہو جاتی ہے کہ بات چیت سے کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں
ہے کیوں کہ جو بھی بات چیت ہو گی اس میں جو بھی کہا جائے گا وہ
جھوٹ ہی ہو گا اور اس کا ہمیں پورا پورا علم بھی ہے کتنی راؤنڈ ٹیبل
کانفرنس ہوئی اور حاصل کچھ بھی نہیں ہوا بس ٹائم ضائع کرنے کا
ایک طریقہ ہے یہ صرف جنگ سے ہی باز آئیں گے ہم نے جو
اس مرحلے پر کمزوری دکھائی ہے اس کی وجہ سے
ہندوستان اس ہڑ درمی پر پہنچا ہے کی اب کشمیری کے جان مال
کھانے میں اس کو کوئی بھی پریشانی نہیں ہمیں جانور سمجھا جاتا

ہے اور اس کی طرح ہمارا معاملہ کیا جاتا ہے دوسری آیت

میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ تم کیوں نہیں لڑو گے.

اب جب کہ وہ لوگ اپنی سرکشی میں بڑھتے جا رہے ہیں اور تم ہو

کہ لڑنے سے منہ پھیر رہے ہوں اصل میں ادھر حقیقت یہی

ہے کہ جب کوئی مشکل کام انسان کو بولا جاتا ہے تو وہ (ہیلا) کرنے لگتا

ہے

لیکن ادھر اللہ مسلمانوں کو پر جوش طریقے سے ابھارتے ہوئے.

فرماتے ہے تم لوگوں کو لڑنا ہے اگر نہیں لڑو گے تو پھر تمہارا وہی حال

ہو گا جو آج ہم اپنی امت کا حال دیکھ رہے ہیں. کہ ہر جگہ ذلیل ہو رہے

ہے۔ دنیا میں ہماری کوئی عزت نہیں وقار نہیں جدھر

دنیا کے وحشی درندے ہمیں کاٹنا اور مارنا چاہتے ہیں ادھر مار ڈالتے ہیں

جب کہ ہمارے پیر و مرشد صاحب نے اس آیت پر ویسے ہی

عمل کیا جیسا کہ حق تھا وہ کتنے معزز اور عزت والے بن گئے

جب کہ ان کے مد مقابل اپنے بھائی گھر کے افراد یا دوست تھے

لیکن وہ رب کے حکم پر کوئی اف نہ کر کے میدان میں کود گئے

اور ایک ہم ہیں کہ ہر چیز میں جو کہ واضح ہے. دلیلیں ڈھونڈے

فرتے ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملک سے نکال

دینے کا قصد کیا تھا اور زیادتی کی ابتداء کرنے والے وہی تھے ادھر سے

اس چیز کی اہمیت جو اللہ نے اس سے پہلے والی آیت میں

فرمایا کہ دین پر حملہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملک

سے نکال دینا دونوں ایک ہی طریقہ ہے آج رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نہیں ہے بلکہ آپ کا دین زندہ جاوید ہے یہ کافروں

اور منافق لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کشمیر

اور باقی جگہ سے ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہے اس کے جو

کچھ طریقہ اس نے اپنایی ہے وہ یوں ہے.

1. دین سے نوجوانوں کی دوری کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا۔ اس کے لیے

ویسٹرن کلچر کو عام کرنا اور اس میں جوانوں کو سبز باغ دکھانا۔ اسی

حال میں جوانوں کو نشہ آور چیزوں کی طرح مائل کرنا اور اس

حالت میں ان کے ایمان کا جنازہ نکالنا۔ جب نشے کی

حالت میں جوان ہوا اس باختا ہو جاتا ہے پھر اسے کیا پتہ

کیا حرکات کرتا ہے۔ اس مہم کے لیے باضابطہ ہندوستان اپنی

ایجنسیوں سے کام کروا رہا ہے۔

2. حیوانیت کا اتنا مادہ بھر وادو جوانوں میں کہ انہیں اس کا خیال

بھی نہ رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس

کو ہماری بہن بنا کر گئے اس کے لئے جوان کے دل میں حیوانیت پیدا
ہو جائے اور وہ خود ہی اسلام کی بیٹی کا دشمن بن بیٹھے۔ اور رومانٹک
فلمز، سیریلز کا وہ جال بچھا
دیتے ہیں کہ ہمارے جوان کو اسلام کے بارے میں سوچنے کا وقت بھی
نہیں ملتا۔ بے راہ روی اور بے حیائی عام کر دی جاتی ہے کہ انسان کو
شیطان کے کاموں میں لذت آنے
لگتی ہے۔

3. اسلام کو محظ ایک مذہب کی جگہ پر قائم رکھا جاتا ہے یعنی
جوان کو یہ سمجھانے کی حد درجہ کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام
محض ایک مذہب ہے جو کہ نماز و صدقات اور مسجدوں تک
محدود رکھا جانا چاہیئے۔ اور اسکی دینی حیثیت کو ایک جرم تصور
کیا جانا چاہیئے۔ صاف کہا جاتا ہے کہ اسلام مذہب ہے
باقی مذہبوں کی طرح اس
کی کوئی اپنی پولٹیکل شناخت نہیں ہے۔ سب سے زیادہ مصیبت آج کی
دنیا میں ان پر لائی جاتی ہے جو اسلام کو ایک پورا نظام حیات
یعنی مانتے ہیں
اس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے مسلمانوں کو کیونکہ دنیا کے

نظام باطل میں غرق ہو کر ہمارے جوان سیکولرزم اور ڈیموکریسی کو ایک اچھا اخلاقی نظام سمجھ رہے ہیں جو کہ اپنے اپ میں اللہ سے بغاوت پر مبنی ہے۔ اور ایک بار کسی جوان کو ان غیر اللہ کے نظام سے محبت ہونے لگے پھر اس کو راہ راست پر لانا بہت زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس شعبے میں جس حد تک اسلام دشمن اقوام لگے ہیں اتنے کسی اور کام میں نہیں۔

اس کے بعد اللہ فرماتے ہیں کہ زیادتی کی شروعات کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں۔ کشمیر کے زمن میں یہ بلکل سہی ہے کہ جب ہندوستان نے اپنی جابرانہ فوجیں اتاری اس دن سے مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوا کچھ دنوں کے عرصے میں ہی جموں کی گلیاں مسلمانوں کے خون سے رنگا رنگ ہو گئی اور مسلمانوں بیٹیوں کی عصمتیں تار تار کر دی گئی ان کے اپنے اعداد و شمار سے 2.5 لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا گیا لیکن چشم دید گواہوں اور این جی اوز کے حساب سے پانچ لاکھ سے زیادہ شہادتیں ہوی ہیں ہے۔ اور کس بے رخی سے یہ سب ہوا ہے اس کی نظیر آپ کو چنگیز خان کی زندگی سے ہی ملیں گی کتنی واضح باتیں اللہ فرماتے ہیں۔ اب جب یہ واضح ہو گیا کہ ان آیات کی رو سے فرض کیا ہے۔ تو پھر اللہ فرماتے ہے۔ کیا تم ان سے

ڈرتے ہو ادھر اللہ نے صاف بات فرمائی کہ اگر اب بھی نہ لڑو گے تو اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ تم ان سے ڈرتے ہو حالانکہ مومنین کے لیے یہ صحیح و بہتر یہ ہے کہ وہ اللہ سے ڈریں جو کہ اصل حقدار ہے اس کا۔ اللہ ہمیں سمجھا رہے ہے کیوں ڈر رہے ہو ان سے جو کچھ بھی تمہارے ساتھ پیش آنے والا ہے اس کا مالک تو صرف اللہ ہے۔ اسی کے دست قدرت میں میری اور تمہاری زندگیاں اور آنے والے وقت کی ڈور ہے۔ وہ سب چیزوں کا مالک ہے۔ اگر تم یہ سب جانے کے بعد لڑو گے تو حقیقت میں اللہ سے ڈرنے کا حق ادا کیا اور اگر پیچھے رہے تو تم کو اللہ سے زیادہ ڈر کفار کا ہے۔ جو کہ بہت عذاب کا باعث بنے گا۔ کفار سے ڈرنے والوں کے لیے یہ آیت کتنی فٹ ہو رہی ہے۔

القرآن

سورۃ نمبر 47 محمد

آیت نمبر 20

:ترجمہ

اور مومن لوگ کہتے ہیں کہ (جہاد کی) کوئی سورت کیوں نازل نہیں ہوتی؟ لیکن جب کوئی صاف معنوں کی سورت نازل ہو اور اس میں

جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دلوں

میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف اس

طرح دیکھنے لگیں جس طرح کسی پر موت کی بے ہوشی (طاری) ہو رہی

ہو۔ سو ان کے لئے خرابی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالی فرماتے ہیں

القرآن - سورة نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 110

:ترجمہ

یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں

(موجب) خلجان رہے گی (اور ان کو متردد رکھے گی) مگر یہ کہ ان کے

دل پاش پاش ہو جائیں اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے

ان سے تم جنگ کرو اللہ تعالی انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے

گا انہیں ذلیل ورسوا کرے گا تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے

ٹھنڈے کرے گا اور وہ جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے

توجہ فرماتا ہے اللہ جانتا بوجھتا حکمت والا ہے

اس آیت کریمہ میں وہی بات سمجھائی گئی ہے جو ابن عباس

رضی اللہ تعالی عنہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں اب جو درد تم کو انہوں

نے دیا ہے اس کا بدلہ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے دے گا تو ان سے تلواروں یا آج جدید اسلحہ سے لڑو اللہ ان کو شکست دے کر ذلیل کرے گا اور تمہیں غلبہ عطا فرمائے گا اور ان کے خلاف مسلمانوں کی مدد کریں گے اور جو دل گرفتہ مسلمان ہیں ان کو ان کافروں کی ذلت اور موت سے آرام اور سکون دے گا۔ اور مسلمان خوش ہو جائیں گے اللہ تعالی خود کوئی آسمانی عذاب نہ لائیں گے بلکہ مسلمانوں کے ہتھیاروں سے ان کو سزا دیں گے اور اگر مسلمان ہی جہاد چھوڑ دیں تو پھر اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کی ان دشمنان اسلام کو اس دنیا میں کوئی عذاب لائے۔ کیونکہ کافروں پر اللہ کی سختی اور عذاب غم اور خوف صرف مسلمانوں کی پناہ اور امن و سکون کے لئے ہے۔

پھر اللہ فرماتے ہیں۔

القرآن-سورۃ نمبر 8 الأنفال

آیت نمبر 56

ترجمہ:

جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

یہ آیت کریمہ اللہ تعالی نے پھر سے کفار کے بارے میں نازل
کیں جن کی عادت عہد شکنی کی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی و سلم
کے ساتھ یہود کرتے آ رہے تھے اس میں ہر عہد شکنی والے لوگ
آئیں گے چاہے وہ اس زمانے کے بنو قینقاع بنو نضیر یا آج کے زمانے کے
فرعون ہندوستانی امریکا ہو۔ بنو قینقاع کا معاملہ میں یہاں پر زیر
غور لانا چاہتا ہوں یہ وہ یہودی قوم تھی جو رسول کے بہت بڑے دشمن
تھے چونکہ رسول نے مدینہ آنے کے بعد ان سے عہد و پیمان لیا تھا
کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کی جائے گی لیکن ان شیطان کی
حواریوں نے عہد و پیمان کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بکنا بند نہ کیا۔ یہاں تک کہ
حد سے بڑھنے والے بن گئے اپنی بدبختی کا ثبوت انہوں نے ایسے دیا کہ ایک
مسلمان خاتون جو کہ ان کے بازار میں سونے کی کوئی چیز خریدنے کی
غرض سے گئی تھی ان بدبختوں نے اس کا حجاب ہٹانے کی
کوشش کی تاکہ اس کا چہرہ دیکھ سکے لیکن نہ کامیاب ہوئے
پھر شیطانوں کی ٹولی نے اس کے تحبند یا چادر کا ایک کونہ کیل
میں پھا لیا جب وہ عورت نکلنے لگی تو اس کی شرمگاہ کھل گئی

جس سے اس کی چیخ نکل گئی یہ معاملہ دیکھ کر ایک صحابی کی غیرت خاموش رہنا گوارا نہ کر سکیں اور وہ اپنی تلوار نکال کر اس یہودی کے اوپر ٹوٹ پڑا اور اس کو واصل جہنم کر دیا اس کے نتیجے میں اس صحابی کو شہادت کا جام نوش کرنا پڑا۔ یہ خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی مجلس نہ بلائی کوئی درنا نہ دیا اور کوئی سمجھوتہ نہ کیا بلکہ مدینہ کے غیرت مندوں کو ساتھ اٹھا کر ان سے جنگ کرنے نکلے اور ان کو ملک بدر کیا جو پھر بعد میں اللہ کے عذاب کا شکار ہوئے اب کشمیر کا معاملہ دیکھے کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ عہد و پیمان کو توڑ دیا گیا کتنے کنن پوشپورہ ہو گئے کتنی آسیہ اور نیلوفر کی عزت لوٹ لی گئی کتنی مسلمان بہنوں کی عصمتیں لوٹ کر ان کی لاشوں کے مسلح کر دیے گئے اور پھر جب اس معاملہ میں کسی نے آواز اٹھائی تو ان کو موت کی نیند سلا دیا گیا۔ کیا اس معاملہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرامن احتجاج کرتے جبکہ سکھایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاملے پر تلوار نکالنی فرض ہے اور مسلمان بہنوں کی عصمت پر پوری قوم کو کٹنا فرض کر دیا گیا ہے اور جب بات ہزاروں بیٹیوں اور

بہنوں کی ہو تو پھر ہم مسجدوں میں آرام سے بیٹھ کر کیسے نماز پڑھ کر دعوی کر سکتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں یہ تو مدینہ میں رہنے والے عبداللہ بن ابی کا طریقہ ہے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالی سورۃ الحج میں آیت نمبر 83 میں فرماتے ہیں۔

القرآن - سورۃ نمبر 22 الحج

آیت نمبر 39

ترجمہ

جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جا رہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہے بے شک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

اب یہ بات تو واضح ہو گئی کشمیر میں کتنا ظلم ہو رہا ہے اس بات کا اعتراف تو غیر مسلم ممالک اور بصیرت والے لوگ بھی کر رہے ہیں اب ہمارے ساتھ ہندوستان کی 9 لاکھ سے زائد

فوج جنگ کر رہی ہے ہمارے حقوق پامال کر رہے ہیں تو اللہ نے بھی اس کے مقابلے میں جنگ کی اجازت دے دی ہے اور ہمارا کام لڑنا ہے باقی فتح اور نصرت تو اللہ کے ذمہ ہے۔ مسلمان کے لیے شہادت بھی تو فتح ہے دوسری جگہ ان ظالموں کے خلاف جہاد کرنے کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں

القرآن - سورۃ نمبر 22 الحج

آیت نمبر 40

ترجمہ

وہ لوگ جن کو ناحق گھروں سے نکالا گیا صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا رب فقط اللہ ہے آخر کار بات وہی ہے کہ ہمارا جو اصل معاملہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اللہ کی وحدانیت حاکمیت پر ہمارا ایمان ہے جو کہ غیر مسلم کو برداشت نہیں۔

.جہاد کے راستے کی مشکلات اور ان کا اجر

جہاد فی سبیل اللہ اگرچہ مشکل ترین عملوں میں سے ایک

عمل ہے لیکن اس کا اجر بھی بہت زیادہ اور ہمیشہ رہنے والا

ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کی راہ دشوار اور غم سے بھری ہوئی ہے اس

میں کبھی اپنے ساتھی کی شہادت اپنی والدین سے دوری بھوک اور

پیاس زادراہ کی کمی اور اللہ کی رضا کے لئے دنیا سے دوری یہ ساری

آزمائش جہاد فی سبیل اللہ میں آئیں گی۔اسی لئے جہاد فی سبیل

اللہ کو اسلام کی سب سے اونچی عملی عمارت کہا گیا ہے۔اس

راستے میں اللہ تعالی ہر ایک آزمائش سے ایک مجاہد کو

گزارتے ہیں تا کہ دیکھ لے کہ اس کے بندوں میں سے کون ہے جو جو

اللہ کی رضا کے لئے لیے دنیا سے کٹے گا اور اپنا جان مال اللہ کے لئے

قربان کرے گا۔اللہ تعالی قرآن میں سورہ برات میی آیت

نمبر16

القرآن-سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر16

ترجمہ

کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دے جاؤ گے حالانکہ اب تک

اللہ نے تم میں سے انہی ممتاز نہیں کیا جو مجاہد ہے اور اللہ اور

اس کے رسول کے اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی دوست نہیں بنایا اللہ

خوب خبردار ہے جو کر رہے ہو۔۔

اور اسی سورۃ میں اللہ تعالی فرماتے ہیں آیت نمبر ۱۸

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 18

ترجمہ

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالی ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

جب ایک مجاہد اپنے گھر سے نکلتا ہے اللہ کی رضا کے لئے آئے اور اور دنیا میں اسلام کا علم بلند کرنے کے لیے تو اس کے لیے جو مشکلات پیش آتی ہے اور جب وہ صبر کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس مجاہد سے راضی ہو۔ اور ہر مصیبت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس سے عافیت کی دعا کرتا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہیں سورہ براۃ آیت نمبر ٹو نٹی ون فرماتے ہیں

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 21

ترجمہ

جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی کامیابی کا راز یہی بتاتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں نکلو جہاد کرو لڑو اور اللہ کے راستے میں گواہی دو اللہ ایک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری نبی ہے۔ مظلوم کو ظالم سے بچاؤ اور مسلمانوں کی زمینوں اور عزتوں کی حفاظت کرو اصل میں سب سے بڑی کامیابی یہی ہے جہاد ایک ایسا عمل ہے جس میں عملی طور پر آپ کو اپنی جان و مال کی قربانی یعنی اللہ کی راہ میں دینی پڑتی ہے اس لیے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی یہ ایک ایسا ٹیسٹ بن گیا جس سے مسلمانوں اور اور منافقوں میں امتیاز ہو گیا یا اس عمل سے اللہ تعالی نے منافقوں کو کو تب بھی رسوا کیا تھا اور آج بھی رسوا کر رہے ہیں کہ اپنی زبانوں سے وہ تو مسلمان ہونے کا دعوی کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں میں اسلام دشمن فوجوں کے ساتھ مل کر

اسلام کے حواریوں کو شہید کرنے پر تلے ہوئے ہیں یا اسلام کے خلاف جنگ کا علم لیے ہوئے ہے

جہاد فی سبیل اللہ میں آنے والی آزمائش اور اس پر لبیک کہنے والوں کے لیے خوشخبری اللہ تعالی نے اپنے قرآن میں بارھا فرمائے ہیں اس ذمن میں سورہ توبہ کی آیت نمبر 24 میں ,اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 24

ترجمہ

آپ کہہ دیجئے تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے ہو تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں تمہاری قوم قبیلے اور تمہارے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے، اس کے راستے میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہے تو تم انتظار کرو کہ اللہ اپنا عذاب لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا,اس آیت کریمہ سے واضح ہے جب جہاد فرض ہو جائے اور پھر تمہیں دنیا کے معمملات جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ عزیز ہو جائے تو پھر انتظار

کرو کہ اللہ اپنا عذاب لے آئے گا جیسا کہ ہم نے پوری دنیا میں دیکھا ہے مسلمانوں کو کیسے کاٹا جا رہا ہے اس آیت کریمہ کا عملی نمونہ ہم کو دکھایا جا رہا ہے ہے تا کہ ہم سمجھ سکے کہ مسلمانوں کی زندگیاں اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے میں ہی محفوظ ہے اور ایسے حالات میں جہاد کرنے والے مجاہد ہی اللہ تعالی کے عذاب سے بچ جائیں گے اور اور حقیقت میں یہی بڑی کامیابی ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اپنے عذاب سے بچالے اور پھر اپنی رحمت سے ہمیں جنت میں داخل کر دے۔ مجاہد جب اللہ کے راستے میی نکلتا ہے تو اس عمل کا درجہ اسے پتہ ہونا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم ایک مجاہد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

سنن النسائی ۳۱۴۱ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک لڑے جتنی دیر تک ایک اونٹنی دو مرتبہ دودھ دیتی ہے اس کے لیے اللہ نے جنت واجب کر رکھی ہے اور جو مسلمان اللہ سے سچے دل سے شہادت کی دعا مانگتا ہے اور مر جاتا ہے اس کے لئے اللہ نے شہادت کا درجہ رکھا ہے اور جو بھی جہاد کی

راہ میں زخمی ہو جاتا ہے قیامت کے دن وہ ایسے آئے گا اس کے زخم سے بہت سارا خون نکل رہا ہو گا اور یہ خون زعفرانی رنگ کا ہو گا اور اس کے خون سے کستوری خوشبو آئے گی۔ اور جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے زخمی ہو جائے گا اس پر شہید کی مہر لگ جاتی ہے۔

یہ درجہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امتی کو جو کہ اللہ کی راہ میں لڑنے نکلا ہے اور زخم کھاتا ہے یا شہید ہو جاتا ہے فرما کر گئے ہیں تو پھر اس مجاہد کو کس چیز کی ضرورت ہے اگرچہ اس راہ میں بڑی دشواریاں اور مصیبتیں ہیں لیکن بشارتیں اتنی زیادہ ہے کہ مجاہد کو کسی قسم کی پریشانی اور غم نہ ہونا چاہیے بلکہ ہر حال میں اللہ کا شکر مند رہنا چاہیے کیوں کہ اس عظیم ذات نے ایک بندے کو اس کار عظیم کے لئے چنا ہے.

دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو کہ امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں حدیث نمبر ۱۸۷۸ میں لائی ہے فرماتے ہیں۔۔۔۔

رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل جہاد فی سبیل اللہ کے

برابر ہو سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ و سلم نے فرمایا آپ میں اتنی طاقت نہیں کہ ایسا عمل کر سکو۔ راوی بیان کرتے ہیں یہ سوال دو تین بار دہرایا گیا اور ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یہی جواب دیتے گئے کہ آپ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ایسا عمل کر سکوں۔ تیسری بار جب یہ سوال دہرایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاہد ایسا ہے جس نے روزہ رکھا اور لگاتار نماز میں مشغول ہے اور اللہ کی آیت پڑھ رہا ہے اور روزے اور نماز میں کوئی کوتاہی نہیں برتتا جب تک نہ کہ وہ جہاد سے واپس آئیں۔۔۔

اس حدیث شریف سے ہمیں صاف پتہ چلنا چاہیے کہ ایک مجاہد کتنی عبادت کرتا ہے۔ حتی کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا حطا کی اس کا ہر کوئی کام اللہ کے راہ میں عبادت ہے ۔کشمیر کا جہاد حالانکہ اتنے خطرناک مرحلوں سے بھرا ہوا ہے سب سے پہلے جب ایک مجاہد اللہ کی راہ میں نکلتا ہے سب سے پہلی قربانی اس کا اپنے گھر والوں سے دوری اور اپنی موت پر دستخط کرنا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے کنارہ کشی روزمرہ کے عیش و آرام سے محرومی غرض ہر ایک آسائش اس کو اللہ کے

لیے چھوڑنی پڑتی ہے۔ دوسری مشکلات اس میں یہ ہے اگر مجاہد

فس جائے آئے اس کو اپنی زندگی جیل میں بسر کرنی پڑتی ہے کبھی

زخم کھانے پڑتے ہیں اور کبھی بھوکے پیٹ سونا پڑتا ہے غرض ہر قدم

پر عزیت اور مصیبتیں آجاتی ہے۔ یہ سب مصیبتی ایک

طرف اور اس کے لیے اللہ کا ایک فرمان ایک طرف

جس میں اللہ تعالی فرماتے ہیں

القرآن - سورۃ نمبر 9 التوبة

آیت نمبر 111

ترجمہ

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے کچھ اہل ایمان کے جان ومال جنت کے

بدلے خرید ے لئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں مارتے ہیں اور

مرتے ہیں۔ ان سے اللہ کی ذمہ وعدہ ہے قرآن تورات اور

انجیل میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ فر

خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکالیا ہے۔ یہی

سب سے بڑی کامیابی ہے۔

ایک مجاہد کے لئے اللہ کا یہ فرمان کافی ہے تمام غم اور

مصیبت جھیلنے کے لئے اللہ تعالی کتنے پیار سے اپنے بندوں کو جو

اس کی راہ میں نکلتے ہیں بشارتیں سناتا ہے اور دل جوئی کرتا ہے۔صاف صاف اللہ تعالی فرماتے ہیں جنت کی بشارت کن لوگوں کے لیے ہے وہ کیا کام کرتے ہیں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا گواہ رکھی ہے اور پھر ان سب پر اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے جنت کا۔اس لیے ایک مجاہد کو ہمیشہ اس بات کا پتہ ہونا چاہیے کہ اگر وہ اس راستے میں کوئی پریشانی اٹھاتا ہے تو اسکے بدلے میں اللہ تعالی نے اس کے لئے پہلے ہی جنت مقرر کر رکھی ہے۔

جسم کی تندرستی

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے لیے یہ زادراہ یعنی جسم کی تندرستی بھی بہت ضروری ہے۔کیونکہ کہ کشمیر میں جو جہاد چل رہا ہے۔وہ گوریلا جہاد ہے۔جس کے لیے لیے ایک مجاہد کو تندرست اور جفاکش ہونا بہت ضروری ہے۔اس کی صحت بالکل اچھے حال میں ہونی چاہیے کیونکہ فیلڈ میں کافی دشواری کا سامنا پیش آتا ہے۔اور ہمارے حالات اتنے سخت ہوتے ہیں کہ ہم کمزور اور معذور لوگوں کو فیلڈ میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتے کیوں کہ اس سے نقصان ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مجاہدوں

کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہے۔ فیلڈ میں آنے کے بعد علاج و معالجہ کی بڑی پریشانی ہوتی ہے کہ ہم ایک بیمار مجاہد کو اچھے سے علاج بھی نہیں کر سکتے۔ اس لیے اس فیلڈ میں آنے سے پہلے ایک لڑکے کو چاہیے کہ وہ جسمانی لحاظ سے تندرست ہو اور اور اس کے لیے اسے چاہیے کہ فیلڈ میں آنے سے پہلے پانچ یا چھے مہینے تک لگاتار ورزشیں اور قثرت کرتا رہے تاکہ فیلڈ کے مشکل حالات سے اس کو کوئی ڈر نہ آئے۔ جسم کی تندرستی کی ضرورت اس حدیث پاک سے واضح ہو جاتی ہے جو امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں حدیث نمبر 2664 میں لائی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک طاقتور مسلمان بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے بنسبت کہ ایک کمزور مسلمان سے اور دونوں میں اللہ تعالی نے خیر رکھی ہے۔

اس میں ایک سائیکالوجیکل وارفیر کا بھی نقطہ نظر آتا ہے کہ طاقتور انسان کو دیکھ کر دشمن میں ڈر پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں عمرہ کرنے کے وقت اپنے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ اجمعین سے فرمایا اپنا ایک بازو

احرام سے باہر رکھو تاکہ دشمن بھی دیکھ سکے ان کا مقابلہ طاقت ور مسلمانوں سے ہے۔

اس لئے مسلمان خاص کر مجاہد طاقت والا اور صحت یاب ہونا چاہیے۔ لیکن جو مسلمان مجاہد بننا چاہتے ہیں لیکن جسمانی معذوری کی وجہ سے یا کسی اور پریشانی کی وجہ سے فیلڈ میں نہیں آسکتے۔ وہ جہاد کے باقی اداروں میں جیسا کہ جہاد کے لئے بیت المال کا ادارہ یا مجاہدین کو پناہ دینے کا کام انجام دینے والا ادارہ۔ ان میں وہ کام کر سکتے ہیں جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بھی یہ چیز باور کرانے کی کوشش کی ہے جو ان اداروں میں کام کرنے والے بندے ہیں وہ بھی مجاہد کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کے درجے اور فیلڈ میں کام کرنے والے مجاہد کے درجے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ تحریک اسلامی کا یہ کام انصاری صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا ہے۔

مجاہدین کے لیے آخری پیغام

میں اپنے بہادر شیر دل مجاہدوں سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ تحریک کشمیر آج اس مرحلے پر پہنچ چکی ہے جہاں پر دشمن اپنی پوری قوت سے ہم پر حملہ آور ہیں اور جو ہمارے رفیق و شفیق ہے وہ ہمارا ہاتھ چھوڑ کے جا رہے ہیں۔ ہر راستہ تنگ ہوتا نظر آرہا

ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ظلم کی رات اپنی پوری تاریخی پہ آئی ہوئی ہے ۔لیکن ہمیں یاد ہونا چاہیے کہ تاریکی کے بعد ہی صبح روشن ہوتی ہے اور ہمیں صبر و استقامت سے کام لینا چاہیے کیونکہ کہ اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور یہ اللہ کا وعدہ ہے اہل ایمان کے ساتھ کہ اگر تم ثابت قدم رہو۔ تو فتحیاب بھی تم ہی ہوگے۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک دیکھیں گے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کے حالات کیسے تھے۔۔ بدر میں میں جب مقابلہ مسلمانوں کا کفار کے ساتھ ہوا تو حالات کیسے تھے۔ بظاہر حالات وہی تھے مسلمان کمزور اور بھوکے پیاسے بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑے نہیں۔ پوری عرب دشمن تھی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سلم مسلمانوں کی حالت سے غمزدہ تھے۔ بدر میں مسلمانوں کے پاس لڑنے کے لیے سامان تک نہ تھا۔ مدینہ کی گلیوں میں منافقین بھرے پڑے تھے اور کفار کے دوست یہودی پورے مدینہ میں چھائے ہوئے تھے بظاہر تو ایسا لگتا ہے کہ مسلمان کبھی فتحیاب نہ ہونگے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان

کے جانثاروں کے پاس ایک بہت بڑی دولت تھی ایمان کی دولت۔ جس سے اللہ کی فتح ونصرت آسمان سے برستی تھی اور مسلمانوں کو فتح اور نصرت ملتی تھی۔ اللہ مسلمانوں کو غالب کر گئے اور پوری دنیا اس بات کی شاہد ہے جب تک مسلمانوں میں ایمان کی طاقت رہی کوئی بھی ان کو مغلوب نہ کر سکا۔ ہمارے بھی وہی حالات ہے۔ مجاہدین کے پاس اسلحہ کی کمی ہوتی ہے کھانے کے لیے روٹی نہیں ہوتی جن کے گھروں سے شہدا نکلے ان کا حال جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ قدم قدم پر منافقین کے ڈیرے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکنے والے بہت سارے ادارے ہے اور ہندوستان کی فوج ہم پر غالب ہے لیکن اللہ کی نصرت یہ ہے کہ ان حالات میں بھی مجاہدین بدر کے میدان میں نکلے ہیں اپنی جانوں کی بازی لگا رہے ہیں اور دل میں شہادت کی تمنا لیے ہوئے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں ہمیں سکھا کے گئے ہیں کہ مسلمان کی کامیابی صرف اور صرف اللہ کی شریعت میں ہے اللہ کے دین میں ہے اور اس کا واضح طریقہ بتا دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں پریکٹیکلی ثابت کر کے دیا ہے کہ مسلمانوں اور

مجاہدوں کی تحریکیں صرف اور صرف دین اسلام پر پابندی سے عمل کرنے سے منزل مقصود تک پہنچتی ہے۔ ان حالات میں اگر کسی مجاہد کو لگتا ہے کہ دنیاوی اور غیر شرعی طریقے سے وہ مال اور اسباب جمع کرلے گا اور اس سے اس کو نصرت فتح ملے گی تو وہ غلط سوچتا ہے کیونکہ کہ یہ ایک پاک تحریک ہے جس میں پاک شہیدوں کا خون بہا ہے اور یہ تب ہی کامیاب ہوگی جب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک طریقہ ہوگا۔ ان حالات میں ہمیں چاہیے کہ ہم رب سے گڑگڑا کر اور بڑی عاجزی سے دعائیں مانگیں اور اس کی راہ میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارا دشمن اللہ کی مدد سے ختم ہو جائے۔ اور میں آنے والے ایام میں واضح کروں گا جو بھی جوان اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اپنے آپ کو مجاہدین کی صف میں شامل کرنا چاہے گا اس کا باظابطہ امتحان لیا جائے گا جس میں اس کو قرآن کا وہ حصہ جس میں جہاد کا حکم ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل حیات طیبہ کا سلیبس ہوگا۔ میں تو یہاں تک کہنا چاہتا ہوں ہو کہ جس لڑکے کو سورہ آل عمران پر علمی نظر نہ ہو وہ جہاد کشمیر کو تو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ آخر

میں ہم اللہ سے یہی دعا کریں گے یا اللہ ہمیں ثابت قدم رکھے اور ہمیں جہاد کشمیر میں تن من سے شریک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔..